سورة الانفال

آیت ۶۵ - ۷۲

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ حَرِّضِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلَى الْقِتَالِ ؕ اِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ عِشْرُوْنَ صٰبِرُوْنَ يَغْلِبُوْا
مِائَتَيْنِ ۚ وَاِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ مِّائَةٌ يَّغْلِبُوْٓا اَلْفًا مِّنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ ﴿٦٥﴾
اَلْـٰٔنَ خَفَّفَ اللّٰهُ عَنْكُمْ وَعَلِمَ اَنَّ فِيْكُمْ ضَعْفًا ؕ فَاِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ مِّائَةٌ صَابِرَةٌ يَّغْلِبُوْا
مِائَتَيْنِ ۚ وَاِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ اَلْفٌ يَّغْلِبُوْٓا اَلْفَيْنِ بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ﴿٦٦﴾ مَا كَانَ
لِنَبِيٍّ اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗٓ اَسْرٰى حَتّٰى يُثْخِنَ فِى الْاَرْضِ ؕ تُرِيْدُوْنَ عَرَضَ الدُّنْيَا ۖۗ وَاللّٰهُ يُرِيْدُ
الْاٰخِرَةَ ؕ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿٦٧﴾ لَوْلَا كِتٰبٌ مِّنَ اللّٰهِ سَبَقَ لَمَسَّكُمْ فِيْمَآ اَخَذْتُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿٦٨﴾
فَكُلُوْا مِمَّا غَنِمْتُمْ حَلٰلًا طَيِّبًا ۖ ز وَّاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿٦٩﴾ ع
يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّمَنْ فِيْٓ اَيْدِيْكُمْ مِّنَ الْاَسْرٰٓى ۙ اِنْ يَّعْلَمِ اللّٰهُ فِيْ قُلُوْبِكُمْ خَيْرًا يُّؤْتِكُمْ خَيْرًا
مِّمَّآ اُخِذَ مِنْكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿٧٠﴾ وَاِنْ يُّرِيْدُوْا خِيَانَتَكَ فَقَدْ خَانُوا اللّٰهَ مِنْ
قَبْلُ فَاَمْكَنَ مِنْهُمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿٧١﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَ
اَنْفُسِهِمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ اٰوَوْا وَّنَصَرُوْٓا اُولٰٓئِكَ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ؕ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
وَلَمْ يُهَاجِرُوْا مَا لَكُمْ مِّنْ وَّلَايَتِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ حَتّٰى يُهَاجِرُوْا ۚ وَاِنِ اسْتَنْصَرُوْكُمْ فِى الدِّيْنِ
فَعَلَيْكُمُ النَّصْرُ اِلَّا عَلٰى قَوْمٍ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِّيْثَاقٌ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿٧٢﴾

آیات ۶۵ تا ۷۲

جہاد کی فضیلت اور اس کے چند احکام

- ترغیبِ جہاد و قتال کا حکم
- تعداد کی قلّت و کثرت اور اس کی طاقت و قوت کی حقیقت
- غنائم (جنگی قیدیوں) کی غلطی پر مسلمانوں کو تنبیہ (جہاد اسلامی کا اصل مقصد کفر کا زور توڑنا)
- جنگی حالت میں (بالخصوص) صبر و استقامت کی طاقت اور ضرورت کا بیان
- مال غنیمت کے استعمال کی اجازت
- بدر کے قیدیوں سے اللہ تعالیٰ کا وعدہ
- اسلام کے دستوری قانون کی ایک اہم دفعہ (دار الحرب اور دار السلام کے مسلمانوں میں دستوری و سیاسی ولایت)

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ حَرِّضِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلَى الْقِتَالِ ۭ اِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ عِشْرُوْنَ صٰبِرُوْنَ يَغْلِبُوْا مِائَتَيْنِ ۚ وَاِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ مِّائَةٌ يَّغْلِبُوْٓا اَلْفًا مِّنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ ۝٦٥

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ - اے نبیؐ

حَرَّضَ يُحَرِّضُ ، تَحْرِيْضًا - ترغیب دینا، ابھارنا (۱۱)

اردو میں : تحریض (تحریک دینا)

حَرِّضِ الْمُؤْمِنِيْنَ - آپ اکسائیں مومنوں کو

عَلَى الْقِتَالِ - جنگ پر

اِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ - اگر ہوں گے تم میں سے

عِشْرُوْنَ صٰبِرُوْنَ - بیس ثابت قدم رہنے والے

يَغْلِبُوْا مِائَتَيْنِ - تو وہ غالب ہونگے دوسو پر

مِائَةٌ - ایک سو

مِائَتَيْنِ - دوسو

وَاِنْ يَّكُنْ - اور اگر ہوں گے

مِّنْكُمْ مِّائَةٌ - تم میں سے ایک سو (ثابت قدم رہنے والے)

يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ حَرِّضِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلَى الْقِتَالِ ؕ اِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ عِشْرُوْنَ صٰبِرُوْنَ يَغْلِبُوْا مِائَتَيْنِ ۚ وَاِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ مِّائَةٌ يَّغْلِبُوْۤا اَلْفًا مِّنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ ﴿۶۵﴾

يَّغْلِبُوْۤا اَلْفًا - تو وہ غالب ہوں گے ایک ہزار پر

اَلْف - ہزار

اَلَف - جمع کرنا

اَلَف کو ہزار اس لیے کہا جاتا ہے کہ اس میں اعداد کی تمام اقسام (اکائی، دہائی، سیکڑا، ہزار سب جمع ہو جاتی ہیں۔ بعد کے تمام اعداد مکرر آتے ہیں

مِّنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا - میں سے جنھوں نے کفر کیا ل ب

بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ - اس سبب سے کہ وہ ایک ایسی قوم ہیں جو

لَّا يَفْقَهُوْنَ - نہیں سمجھتے

اپنے لڑنے کے مقصد کو۔ اخلاقی کی اسی کمی کو فقہ و فہم اور سمجھ بوجھ کی کمی کہا گیا

اَلْئٰنَ خَفَّفَ اللّٰهُ عَنْكُمْ - ل ب ہلکا کیا (بوجھ) اللہ نے تم سے

خَفَّفَ يُخَفِّفُ ، تَخْفِيْفًا - ہلکا کرنا (II)

وَعَلِمَ اَنَّ - اور اس نے جانا کہ

اَلْ اٰنَ - آن ، بمعنی گھڑی، وقت (موجودہ وقت)، ل ب

فِيْكُمْ ضَعْفًا - تم لوگوں میں کچھ کمزوری ہے

ضَعْف - کمزوری

ضِعْف - گنا (دوگنا)

فَاِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ - پس اگر ہوں گے تم میں سے

اَلْـٰٔنَ خَفَّفَ اللّٰهُ عَنْكُمْ وَعَلِمَ اَنَّ فِيْكُمْ ضَعْفًا ۚ فَاِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ مِّائَةٌ صَابِرَةٌ يَّغْلِبُوْا مِائَتَيْنِ ۚ وَاِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ اَلْفٌ يَّغْلِبُوْٓا اَلْفَيْنِ بِاِذْنِ اللّٰهِ ۗ وَاللّٰهُ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ

مِّائَةٌ صَابِرَةٌ - ثابت قدم رہنے والے ایک سو

يَّغْلِبُوْا مِائَتَيْنِ - تو وہ غالب ہوں گے دو سو پر

وَاِنْ يَّكُنْ - اور اگر ہوں گے

مِّنْكُمْ اَلْفٌ - تم میں سے ایک ہزار (ثابت قدم)

يَّغْلِبُوْٓا اَلْفَيْنِ - تو وہ غالب ہوں گے دو ہزار پر

بِاِذْنِ اللّٰهِ - اللہ کے حکم سے

وَاللّٰهُ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ - اور اللہ ثابت قدم رہنے والوں کے ساتھ ہے

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ حَرِّضِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلَى الْقِتَالِ ؕ اِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ عِشْرُوْنَ صٰبِرُوْنَ يَغْلِبُوْا مِائَتَيْنِ ۚ وَاِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ
مِّائَةٌ يَّغْلِبُوْٓا اَلْفًا مِّنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ ﴿٦٥﴾ اَلْئٰنَ خَفَّفَ اللّٰهُ عَنْكُمْ وَعَلِمَ اَنَّ فِيْكُمْ ضَعْفًا ؕ فَاِنْ
يَّكُنْ مِّنْكُمْ مِّائَةٌ صَابِرَةٌ يَّغْلِبُوْا مِائَتَيْنِ ۚ وَاِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ اَلْفٌ يَّغْلِبُوْٓا اَلْفَيْنِ بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ﴿٦٦﴾

اے نبیؐ، مومنوں کو جنگ پر اُبھاریں اگر تم میں سے بیس آدمی صابر ہوں تو وہ دو سو پر غالب آئیں گے اور اگر سو آدمی ایسے ہوں تو منکرین حق میں سے ہزار آدمیوں پر بھاری رہیں گے کیونکہ وہ ایسے لوگ ہیں جو سمجھ نہیں رکھتے، اچھا، اب اللہ نے تمہارا بوجھ ہلکا کیا اور اسے معلوم ہوا کہ ابھی تم میں کمزوری ہے، پس اگر تم میں سے سو آدمی صابر ہوں تو وہ دو سو پر اور ہزار آدمی ایسے ہوں تو دو ہزار پر اللہ کے حکم سے غالب آئیں گے، اور اللہ ان لوگوں کے ساتھ ہے جو صبر کرنے والے ہیں

O Prophet! Rouse the believers to fighting. If they be twenty of you who persevere they shall vanquish two hundred; and if there be of you a hundred, they shall vanquish a thousand of those who disbelieve, for they are a people who lack understanding. Allah has now lightened your burden for He found weakness in you. So if there be hundred of you who persevere, they shall vanquish two hundred; and if there be a thousand of you they shall, by the leave of Allah, vanquish two thousand. Allah is with those who persevere.

محمد اقبال

يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ حَرِّضِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلَى الْقِتَالِ ؕ اِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ عِشْرُوْنَ صٰبِرُوْنَ يَغْلِبُوْا مِائَتَيْنِ ۚ وَاِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ مِّائَةٌ يَّغْلِبُوْۤا اَلْفًا مِّنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ ۝٦٥

مسلمانوں کو قتال پر ابھارنے کی ہدایت

- نبی کریم ﷺ کو حکم کہ آپ مومنین کو قتال کے لیے ترغیب و تشویق دلائیں، انہیں جہاد کا مقصد، اس دین الٰہی کے لیے جان و مال کے ایثار کے لیے تیار کریں، انہیں مقصد کی عظمت پر یقین دلائیں، دشمن اگر دس گنا بھی ہوں تو مقابلے کے لیے ڈٹ جائیں، قدم پیچھے نہ ہٹائیں اور اللہ پر بھروسہ کریں
- اسی عظیم مقصد کے یقین، اس کے لیے جان دینے کا جذبہ اور رب کی خوشنودی ہی ایسی چیزیں ہیں جو انہیں اپنے سے کئی گنا دشمن کے مقابلے میں ثابت قدمی اور استقلال عطا کرے گا اور یہی مسلمانوں کی اصل قوت ہے
- مسلمانوں کو یہ حقیقت سمجھائی گئی کہ تمہاری تعداد باعتبار کمیت تھوڑی ہے لیکن باعتبار کیفیت بہت ہے، تمہارے بیس ثابت قدم مسلمان، کفار کے دو سو آدمیوں پر اور تمہارے سو آدمی کے ہزار آدمیوں پر بھاری ہوں گے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ تمہارے ساتھیوں کو اللہ نے بصیرت ایمانی سے نوازا ہے اور تمہارے حریف اس بصیرت سے محروم ہیں (دونوں کی حقیقی قوت کا موازنہ کیا گیا ہے)
- ایمان والے - اپنی، خدا کی ہستی، خدا کے ساتھ اپنے تعلق، حیات دنیا کی حقیقت، موت کی حقیقت اور حیات بعد موت کی حقیقت کو اچھی طرح جانتے ہیں، حق اور باطل کے فرق اور غلبہ باطل کے نتائج کا بھی صحیح ادراک رکھتے ہیں
- اہل کفر - اپنی حقیقت سے بھی بے خبر اور اپنے مالک اور خالق سے بھی، دنیا کی حقیقت سے ناآشنا - قومیت، وطنیت، طبقاتی نزاع کے علمبردار، مقصد کے شعور سے عاری - ایسے میں تعداد کی کثرت بے معنی

اَلْـٰٔنَ خَفَّفَ اللّٰهُ عَنْكُمْ وَعَلِمَ اَنَّ فِيْكُمْ ضَعْفًا ۭ فَاِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ مِّائَةٌ صَابِرَةٌ يَّغْلِبُوْا مِائَتَيْنِ ۚ وَاِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ اَلْفٌ يَّغْلِبُوْٓا اَلْفَيْنِ بِاِذْنِ اللّٰهِ ۭ وَاللّٰهُ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ﴿٦٦﴾

مسلمانوں کی ذمہ داری میں تخفیف

- یہ آیت کریمہ سابقہ آیت کے کچھ عرصے بعد نازل ہوئی جس میں مسلمانوں اور کفار کے درمیان بیس اور دو سو، سو اور ہزار کا تقابل ہے
- اس آیت کریمہ میں دس گنا طاقتور لشکر کے مقابلے میں اہل ایمان کو پائیداری و استقامت دکھانے کی ضرورت پر مبنی حکم، کی تخفیف کر دی گئی اور یہ نسبت ایک اور دو کی کر دی گئی
- اس کا مطلب یہ ہے کہ اصولی اور معیاری حیثیت سے تو اہل ایمان اور کفار کے درمیان ایک اور دس ہی کی نسبت ہے، لیکن چونکہ ابھی تم لوگوں کی اخلاقی تربیت مکمل نہیں ہوئی ہے اور ابھی تک تمہارا شعور اور تمہاری سمجھ بوجھ کا پیمانہ بلوغ کی حد کو نہیں پہنچا ہے اس لیے سر دست بر سبیل تنزل تم سے یہ مطالبہ کیا جاتا ہے کہ اپنے سے دو گنی طاقت سے ٹکرانے میں تو تمہیں کوئی تامل نہ ہونا چاہیے
- یہ کس کمزوری کا ذکر ہے؟ سابقون الاولون مہاجرین وانصار میں تو کسی قسم کی کوئی کمزوری نہ تھی کہ وہ تو حالات کی بھٹی سے نکل کر کندن بنے تھے لیکن جو لوگ نئے مسلسل ہو رہے تھے ان کی تربیت ابھی اس انداز میں نہیں ہو پائی تھی جیسے پرانے لوگوں کی ہوئی تھی مسلمانوں کی مجموعی تعداد میں ایسے نئے لوگوں کا تناسب روز بروز بڑھ رہا تھا۔ لہٰذا اوسط کے اعتبار سے مسلمانوں کی صفوں میں پہلے کی نسبت کمزوری آ گئی تھی۔ بعد میں جب نبی ﷺ کی رہنمائی میں یہ لوگ پختگی کو پہنچ گئے تو فی الواقع ان کے اور کفار کے درمیان ایک اور دس ہی کی نسبت قائم ہو گئی

مَا كَانَ لِنَبِيٍّ اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗٓ اَسْرٰى حَتّٰى يُثْخِنَ فِى الْاَرْضِ ؕ تُرِيْدُوْنَ عَرَضَ الدُّنْيَا ۖ وَاللّٰهُ يُرِيْدُ الْاٰخِرَةَ ؕ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿٦٧﴾ لَوْلَا كِتٰبٌ مِّنَ اللّٰهِ سَبَقَ

مَا كَانَ لِنَبِيٍّ - نہیں ہے (مناسب کسی نبی کے لیے

أَسْرَى ، أَسِيرٌ کی جمع (قیدی)

اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗٓ اَسْرٰى - کہ ہوں اس کے لیے کچھ قیدی

أَثْخَنَ يُثْخِنُ ، إِثْخَانًا - گاڑھا کرنا
سختی، سنگینی، غلبہ، قدرت
(١٧)

حَتّٰى يُثْخِنَ - یہاں تک کہ وہ خوب غلبہ* پا لیں

لغوی لحاظ سے - دشمن پر مکمل فوقیت حاصل کرنا، قوت و قدرت کا مظاہرہ کرنا اور کسی علاقے پر اپنے تسلط کو مستحکم بنانا ہے۔ چونکہ دشمن کی سرکوبی اور اسے قتل و غارت کرنا مسلمانوں کے مقام کے استحکام کا سبب بنتا ہے۔ لہٰذا اس جملے کا مصداق خاص حالات میں دشمن کو قتل کرنا بھی ہو سکتا ہے

فِى الْاَرْضِ - زمین میں

تُرِيْدُوْنَ عَرَضَ الدُّنْيَا - تم چاہتے ہو دنیا کا سامان

وَاللّٰهُ يُرِيْدُ الْاٰخِرَةَ - اور اللہ چاہتا ہے آخرت کو

وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ - اور اللہ بالادست ہے حکمت والا ہے

لَوْلَا كِتٰبٌ - اگر نہ ہوتا لکھا ہوا

كَتَبَ - لکھنے / فرض کرنے کے معنی میں

لَمَسَّكُمْ فِيْمَآ اَخَذْتُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿٦٨﴾ فَكُلُوْا مِمَّا غَنِمْتُمْ حَلٰلًا طَيِّبًا ۖ وَّ اتَّقُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿٦٩﴾

مِّنَ اللّٰهِ سَبَقَ - اللہ (کی طرف) سے پہلے سے

سَبَقَ يَسْبِقُ - پہلے ہونا

لَمَسَّكُمْ - تو ضرور چھوتا تم کو

مَسَّ يَمَسُّ ، مَسًّا - چھونا

فِيْمَآ اَخَذْتُمْ - اس میں جو تم لوگوں نے لیا

أَخَذَ يَأْخُذ ، أَخْذًا - پکڑنا، لینا

عَذَابٌ عَظِيْمٌ - ایک بڑا عذاب

فَكُلُوْا مِمَّا - پس تم کھاؤ اس میں سے جو

غَنِمْتُمْ - تم نے غنیمت حاصل کی

حَلٰلًا طَيِّبًا - حلال ہوتے ہوئے پاکیزہ ہوتے ہوئے

وَّ اتَّقُوا اللّٰهَ - اور تقوی اختیار کرو اللہ کا

اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ - بیشک اللہ بخشنے والا ہے رحم کرنے والا ہے

مَا كَانَ لِنَبِيٍّ اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗۤ اَسْرٰى حَتّٰى يُثْخِنَ فِى الْاَرْضِ ؕ تُرِيْدُوْنَ عَرَضَ الدُّنْيَا ۖۗ وَاللّٰهُ يُرِيْدُ الْاٰخِرَةَ ؕ وَاللّٰهُ
عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿٦٧﴾ لَوْلَا كِتٰبٌ مِّنَ اللّٰهِ سَبَقَ لَمَسَّكُمْ فِيْمَاۤ اَخَذْتُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿٦٨﴾ فَكُلُوْا مِمَّا غَنِمْتُمْ حَلٰلًا طَيِّبًا ۖؗ وَّ
اتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿٦٩﴾

کسی نبی کے لیے یہ زیبا نہیں ہے کہ اس کے پاس قیدی ہوں جب تک کہ وہ زمین
میں دشمنوں کو اچھی طرح کچل نہ دے تم لوگ دنیا کے فائدے چاہتے ہو، حالانکہ
اللہ کے پیش نظر آخرت ہے، اور اللہ غالب اور حکیم ہے، اگر اللہ کا نوشتہ پہلے نہ لکھا جا
چکا ہوتا تو جو کچھ تم لوگوں نے لیا ہے اس کی پاداش میں تم کو بڑی سزا دی جاتی، پس
جو کچھ تم نے مال حاصل کیا ہے اسے کھاؤ کہ وہ حلال اور پاک ہے اور اللہ سے ڈرتے
رہو یقیناً اللہ درگزر کرنے والا اور رحم فرمانے والا ہے

It behoves not a Prophet to take captives until he has sufficiently suppressed the enemies in the land. You merely seek the gains of the world whereas Allah desires (for you the good) of the Hereafter. Allah is All-Mighty, All-Wise. Had there not been a previous decree from Allah, a stern punishment would have afflicted you for what you have taken. So eat that which you have obtained - for it is lawful and clean--and fear Allah. Surely Allah is Ever-Forgiving, Most Merciful.

مَا كَانَ لِنَبِيٍّ اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗٓ اَسْرٰى حَتّٰى يُثْخِنَ فِى الْاَرْضِ ۭ تُرِيْدُوْنَ عَرَضَ الدُّنْيَا ڰ وَاللّٰهُ يُرِيْدُ الْاٰخِرَةَ ۭ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿٦٧﴾ لَوْلَا كِتٰبٌ مِّنَ اللّٰهِ سَبَقَ لَمَسَّكُمْ فِيْمَآ اَخَذْتُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿٦٨﴾

جہاد اسلامی کا اصل مقصد کفر کا زور توڑنا

- جنگ میں دشمن کو مکمل طور پر کچل دینے اور اس کی مکمل شکست سے پہلے، میدان جنگ سے اسیروں اور قیدیوں کو پکڑنا ایک ناروا فعل، جس پر اللہ تعالیٰ نے گرفت فرمائی
- جہاد اسلامی کا اصل مقصد تو کفر کا زور توڑنا ہی ہے، تاکہ دین حق کے لیے راہ صاف ہو جائے اور کوئی فتنہ و رکاوٹ باقی نہ رہ جائے
- پس منظر ۔ جنگ بدر میں قریش کے نہلیے مفسد اور شریر ستر آدمی قید ہو کر آئے، حضور ﷺ نے صحابہ کرامؓ اجمعین سے پوچھا کہ انھیں کیا کیا جائے، ابو بکر صدیقؓ نے رائے دی ان کو فدیہ لے کر چھوڑ دیا جائے کہ ایک تو اس طرح ان کے لیے قبول اسلام کا موقع باقی رہے گا اور یہ ممکن بھی ہوں گے اور دوسرے اس لیے کہ اس طرح فدیہ لینے سے ہماری مالی پوزیشن بھی اچھی ہو جائے گی، عمر فاروقؓ نے مشورہ دیا کہ ان کو تہ تیغ کر دیا جائے اور اس طور پر کیا جائے کہ ہر شخص اپنے قریبی رشتہ دار قیدی کا سر خود قلم کرے تاکہ دنیا کے سامنے یہ حقیقت پوری طرح آشکارا اور واضح ہو جائے کہ حق کے مقابلے میں ہم کسی قرابت و رشتہ داری کی پروا نہیں کرتے
- پہلی رائے کو اختیار کرتے ہوئے ان قیدیوں کو فدیہ لے کر چھوڑ دیا تو اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئیں اور ان میں یہ بتایا گیا کہ فدیہ لے کر قیدیوں کو چھوڑ دینے کا یہ فیصلہ اللہ تعالیٰ کے یہاں پسندیدہ فیصلہ نہیں۔ مگر اس بارے چونکہ مشورہ اور اجتہاد سے کام لیا گیا تھا اور اجتہادی خطا قابل مواخذہ نہیں ہوتی اس لیے اس بناء پر ان کی کوئی گرفت نہیں فرمائی گئی

مَا كَانَ لِنَبِيٍّ أَنْ يَكُونَ لَهُ أَسْرَىٰ حَتَّىٰ يُثْخِنَ فِي الْأَرْضِ ۚ تُرِيدُونَ عَرَضَ الدُّنْيَا وَاللَّهُ يُرِيدُ الْآخِرَةَ ۗ وَاللَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ﴿٦٧﴾ لَوْلَا كِتَابٌ مِنَ اللَّهِ سَبَقَ لَمَسَّكُمْ فِيمَا أَخَذْتُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ ﴿٦٨﴾

- روایت میں ہے کہ اس ارشاد ربانی کے نزول کے بعد آنحضرت ﷺ اور حضر ابوبکر رضی اللہ عنہ دونوں رونے لگے۔ اور پھر آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اس فیصلے پر اللہ کا عذاب (آپ نے ایک قریبی درجے کی اشارہ کیا) اس درجے سے بھی زیادہ قریب پہنچ چکا تھا لیکن اللہ تعالیٰ نے معاف فرمادیا۔
- آپ نے فرمایا کہ اگر یہ عذاب نازل ہو جاتا تو عمرؓ اور سعدؓ بن معاذ کے سوا کوئی بھی نہ بچ سکتا۔
- لَوْلَا كِتَابٌ مِنَ اللَّهِ سَبَقَ لَمَسَّكُمْ فِيمَا أَخَذْتُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ ﴿٦٨﴾
- اس آیت کریمہ میں فرمایا کہ مسلمان عذاب عظیم کا شکار ہو جاتے اگر اس سے پہلے اللہ کا نوشتہ نہ لکھا جاچکا ہوتا، تو یہ نوشتہ کیا ہے جس کی وجہ سے عذاب ٹل گیا؟ اس بارے میں مفسرین منقسم ہیں اور کوئی متفقہ رائے نہیں ہے
- قدیم مفسرین کا خیال ہے کہ اس سے مراد اللہ تعالیٰ کا وہ حکم ہے جو لوح محفوظ میں لکھا ہوا ہے کہ اس امت کے لیے مال غنیمت حلال کیا جائے گا اور وہ حکم عنقریب نازل ہونے ہی والا تھا
- ایک دوسری رائے یہ ہے کہ سورہ محمد آیت ۴ میں آچکا کہ فَإِذَا لَقِيتُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا فَضَرْبَ الرِّقَابِ حَتَّىٰ إِذَا أَثْخَنتُمُوهُمْ فَشُدُّوا الْوَثَاقَ۔ یہاں جنگی قیدیوں سے فدیہ وصول کرنے کی اجازت تو دے دی گئی لیکن اس کے ساتھ شرط یہ لگائی گئی تھی کہ پہلے دشمن کی طاقت کو اچھی طرح کچل دیا جائے پھر قیدی پکڑنے کی فکر کی جائے۔ لیکن یہاں مسلمانوں سے یہ غلطی ہوئی کہ انہوں نے دشمن کو اچھی طرح کچلنے سے پہلے قیدی پکڑے
- یہ ایک مضبوط رائے ہو سکتی ہے اگر سورہ محمد کو سورہ الانفال سے پہلے نازل شدہ مانا جائے جو متفقہ نہیں ہے

فَكُلُوْا مِمَّا غَنِمْتُمْ حَلٰلًا طَيِّبًا ۖ وَّاتَّقُوا اللّٰهَ ۗ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿٦٩﴾

مال غنیمت کے استعمال کی اجاب

- گذشتہ دو آیات میں چونکہ مال غنیمت حاصل کرنے پر مسلمانوں پر سخت تنقید کی گئی جس سے بظاہر یہ شبہ ہوتا ہے کہ شاید مال غنیمت مسلمانوں کے لیے حلال نہیں اور سابقہ مذاہب کی روایات سے بھی یہ ثابت ہوتا ہے کہ سابقہ مذاہب میں مال غنیمت سے فائدہ اٹھانا حلال نہیں تھا بلکہ جنگ میں فتح کے بعد جو مال غنیمت مسلمانوں کو ملتا تھا وہ بجائے اس سے فائدہ اٹھانے کے اسے کسی بلند جگہ پر رکھ دیتے تھے، اگر اللہ کو مسلمانوں کی وہ فتح قبول ہوتی تو آسمان سے ایک آگ نازل ہوتی وہ اس مال غنیمت کو جلا دیتی۔ اس کا مطلب یہ تھا کہ اللہ تعالیٰ نے اسے قبول فرمالیا اور اگر مال غنیمت جلایا نہ جاتا تو اس کا مطلب یہ تھا کہ اللہ نے اسے قبول نہیں فرمایا، پھر وہ مال وہیں پڑا رہ جاتا، مسلمان اسے منحوس سمجھتے اور کوئی اس کے قریب نہ جاتا۔
- ل روایات سے یہ شبہ ہوتا تھا کہ شاید ب بھی مال غنیمت مسلمانوں کے لیے حلال نہیں ہے۔ اس لیے اس آیت کریمہ میں اس شبہ کو دور کر دیا گیا ہے
- تنقید اس بات پر نہیں کہ مال غنیمت حلال ہے یا نہیں بلکہ تنقید اس بات پر ہے کہ تم نے دشمن کی قوت توڑنے سے پہلے مال غنیمت جمع کرنا شروع کر دیا۔ اس طرح سے ایک ایسی چیز کو ترجیح دی جو ترجیح کے قابل نہ تھی۔
- آپ ﷺ نے فرمایا، مجھے پانچ چیزیں ایسی عطا کی گئی ہیں جو مجھ سے پہلے انبیاء میں سے کسی کو بھی عطا نہیں کی گئی تھیں، ۱۔ دشمن پر رعب کے ساتھ میری مدد کی گئی ہے ۲۔ میرے لیے ساری زمین کو مسجد اور ذریعہ طہارت بنادیا گیا ۳۔ میرے لیے مال غنیمت حلال کیا گیا، ۴۔ مجھے شفاعت عطا کی گئی، ۵۔ میں تمام انسانوں کی طرف رسول

يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّمَنْ فِيْۤ اَيْدِيْكُمْ مِّنَ الْاَسْرٰۤى ۙ اِنْ يَّعْلَمِ اللّٰهُ فِيْ قُلُوْبِكُمْ خَيْرًا يُّؤْتِكُمْ خَيْرًا مِّمَّاۤ اُخِذَ مِنْكُمْ وَ يَغْفِرْ لَكُمْ ؕ وَ اللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝

يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ - اے نبی آپؐ کہہ دیجیے

لِّمَنْ فِيْۤ اَيْدِيْكُمْ - لِ سے جو تمہارے ہاتھوں میں ہیں (یعنی قبضے میں)

مِّنَ الْاَسْرٰۤى - قیدیوں میں سے

اِنْ يَّعْلَمِ اللّٰهُ فِيْ قُلُوْبِكُمْ - اگر جانے گا اللہ تمہارے دلوں میں

خَيْرًا يُّؤْتِكُمْ - کوئی بھلائی تو وہ دے گا تم کو

أَتَى يَأْتِي ، إِيْتَاءً - دینا

خَيْرًا مِّمَّاۤ - اس سے بہتر جو

اُخِذَ مِنْكُمْ - لیا گیا تم سے

وَ يَغْفِرْ لَكُمْ - اور وہ بخش دے گا تم کو

وَ اللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ - اور اللہ بے انتہا بخشنے والا ہے ہر حال میں رحم کرنے والا ہے

وَاِنْ يُّرِيْدُوْا خِيَانَتَكَ فَقَدْ خَانُوا اللّٰهَ مِنْ قَبْلُ فَاَمْكَنَ مِنْهُمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝

وَاِنْ يُّرِيْدُوْا - اور اگر وہ ارادہ کریں گے

خِيَانَتَكَ - آپ سے خیلب کا

فَقَدْ خَانُوا اللّٰهَ - توانہوں نے خیلب کی ہے اللہ سے

مِنْ قَبْلُ - اس سے پہلے

فَاَمْكَنَ مِنْهُمْ - پھر اس نے (آپ کے) قابو میں دیا لب کو (م ك ن)

مَكَّنَ يُمَكِّنُ ، تَمْكِيْنًا - مکلب دینا، قف دینا، اقتدار دینا (II)

أَمْكَنَ يُمْكِنُ ، إِمْكَانًا پکڑوانا، گرفتار کرادینا، قدب دینا، ممکن بنانا (IV)

وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ - اور اللہ بہت جاننے والا ہے حکمت والا ہے

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُل لِّمَن فِي أَيْدِيكُم مِّنَ الْأَسْرَىٰ إِن يَعْلَمِ اللَّهُ فِي قُلُوبِكُمْ خَيْرًا يُؤْتِكُمْ خَيْرًا مِّمَّا أُخِذَ
مِنكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ۗ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿٧٠﴾ وَإِن يُرِيدُوا خِيَانَتَكَ فَقَدْ خَانُوا اللَّهَ مِن قَبْلُ فَأَمْكَنَ مِنْهُمْ ۗ
وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ﴿٧١﴾

اے نبیؐ، تم لوگوں کے قبضہ میں جو قیدی ہیں ان سے کہو اگر اللہ کو معلوم ہوا کہ تمہارے دلوں میں کچھ خیر ہے تو وہ تمہیں اُس سے بڑھ چڑھ کر دے گا جو تم سے لیا گیا ہے اور تمہاری خطائیں معاف کرے گا، اللہ درگزر کرنے والا اور رحم فرمانے والا ہے، لیکن اگر وہ تیرے ساتھ خیانت کا ارادہ رکھتے ہیں تو اس سے پہلے وہ اللہ کے ساتھ خیانت کر چکے ہیں، چنانچہ اسی کی سزا اللہ نے انہیں دی کہ وہ تیرے قابو میں آ گئے، اللہ سب کچھ جانتا اور حکیم ہے

O Prophet! Say to the captives in your hands: 'If Allah finds any goodness in your hearts He will give you that which is better than what has been taken away from you, and He will forgive you. Allah is Ever-Forgiving, Most Merciful.
But if they seek to betray you, know that they had already betrayed Allah. Therefore He made you prevail over them. Allah is All-Knowing, All-Wise.

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ اٰوَوْا وَّنَصَرُوْٓا اُولٰۗىِٕكَ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَاۗءُ بَعْضٍ ۭ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ يُهَاجِرُوْا

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا - بیشک وہ لوگ جو ایمان لائے اور ہجرت کی

وَجٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ - اور جہاد کیا اپنے اموال سے

وَاَنْفُسِهِمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ - اور اپنی جانوں سے اللہ کی راہ میں

وَالَّذِيْنَ اٰوَوْا وَّنَصَرُوْٓا - اور وہ لوگ جنھوں نے ٹھکانا دیا اور مدد کی

اُولٰۗىِٕكَ بَعْضُهُمْ - وہ لوگ ہیں (کہ) ان کے بعض

اَوْلِيَاۗءُ بَعْضٍ - بعض کے کارساز ہیں

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا - اور وہ لوگ جو ایمان لائے

وَلَمْ يُهَاجِرُوْا - اور ہجرت نہیں کی

أَوَى يَأْوِي ، إِيوَاءً
ٹھکانہ دینا، پناہ دینا

اردو: ماویٰ (ملجا و ماویٰ)

مَا لَكُمْ مِّنْ وَّلَايَتِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ حَتّٰى يُهَاجِرُوْا ۚ وَاِنِ اسْتَنْصَرُوْكُمْ فِي الدِّيْنِ فَعَلَيْكُمُ النَّصْرُ اِلَّا عَلٰى قَوْمٍ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِّيْثَاقٌ ۗ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿٧٢﴾

مَا لَكُمْ مِّنْ وَّلَايَتِهِمْ - نہیں ہے تمہارا ان کی ولایت سے

ولایت - سرپرستی، ذمہ داری، حمایت، نصرت، مددگاری، پشتیبانی، دوستی، قربت

مِّنْ شَيْءٍ - کچھ بھی (تعلق)

حَتّٰى يُهَاجِرُوْا - یہاں تک کہ وہ لوگ ہجرت کریں

وَاِنِ اسْتَنْصَرُوْكُمْ فِي الدِّيْنِ - اور اگر وہ مدد مانگیں تم سے دین میں

اِسْتَنصَرَ يَسْتَنْصِرُ ، اِسْتِنْصَارًا
(X) مدد مانگنا

فَعَلَيْكُمُ النَّصْرُ - تو تم پر (واجب) ہے مدد کرنا

اِلَّا عَلٰى قَوْمٍ - سوائے ایسی قوم کے خلاف

بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِّيْثَاقٌ - (کہ) تمہارے درمیان اور ان کے درمیان کوئی معاہدہ

وَاللّٰهُ بِمَا - اور اللہ اس کو جو

تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ - تم کرتے ہو دیکھنے والا ہے

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَهَاجَرُوا وَجَاهَدُوا بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنفُسِهِمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَالَّذِينَ آوَوا وَّنَصَرُوا أُولَٰئِكَ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ ۚ
وَالَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يُهَاجِرُوا مَا لَكُم مِّن وَلَايَتِهِم مِّن شَيْءٍ حَتَّىٰ يُهَاجِرُوا ۚ وَإِنِ اسْتَنصَرُوكُمْ فِي الدِّينِ فَعَلَيْكُمُ النَّصْرُ إِلَّا
عَلَىٰ قَوْمٍ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُم مِّيثَاقٌ ۗ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ﴿٧٢﴾

جن لوگوں نے ایمان قبول کیا اور ہجرت کی اور اللہ کی راہ میں اپنی جانیں لڑائیں اور
اپنے مال کھپائے، اور جن لوگوں نے ہجرت کرنے والوں کو جگہ دی اور ان کی مدد کی،
وہی دراصل ایک دوسرے کے ولی ہیں رہے وہ لوگ جو ایمان تو لے آئے مگر ہجرت کر
کے (دارالاسلام میں) آ نہیں گئے تو ان سے تمہارا ولایت کا کوئی تعلق نہیں ہے جب
تک کہ وہ ہجرت کر کے نہ آ جائیں ہاں اگر وہ دین کے معاملہ میں تم سے مدد مانگیں تو ان
کی مدد کرنا تم پر فرض ہے، لیکن کسی ایسی قوم کے خلاف نہیں جس سے تمہارا معاہدہ ہو
جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اسے دیکھتا ہے

Surely those who believed and migrated and strove hard in the way of Allah with their possessions and their lives, and those that sheltered and helped them - they alone are the true allies of one another. And those who believed but did not migrate (to Dar-al-Islam), you are under no obligation of alliance unless they migrate.50 And should they seek help from you in the matter of religion, it is incumbent on you to provide help unless it be against a people with whom you have a pact. Allah is cognizant of all that you do.

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَهَاجَرُوا وَجَاهَدُوا بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنفُسِهِمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَالَّذِينَ آوَوا وَّنَصَرُوا أُولَٰئِكَ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ ۚ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يُهَاجِرُوا مَا لَكُم
مِّن وَلَايَتِهِم مِّن شَيْءٍ حَتَّىٰ يُهَاجِرُوا ۚ وَإِنِ اسْتَنصَرُوكُمْ فِي الدِّينِ فَعَلَيْكُمُ النَّصْرُ إِلَّا عَلَىٰ قَوْمٍ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُم مِّيثَاقٌ ۗ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ﴿٧٢﴾

اسلام کے دستوری قانون کی ایک اہم دفعہ

دارالحرب اور دارالاسلام کے مسلمانوں میں ولایت کا تعلق و وراثت

- اسلام نے معاشرے میں ایک نظریاتی تبدیلی متعارف کروائی اور اس کو قانون کا درجہ دیا
- اسلام سے پہلے حمایت و نصرت کی بنیاد خاندان اور قبائلی عصبیت پر تھی۔ کوئی شخص یا خاندان اگر کسی خطرے یا مصیبت میں مبتلا ہوتا، تو اس کا خاندان یا قبیلہ اسکی حمایت و مدافعت میں سربکف ہو جاتا، قطع نظر اس سے کہ حق پر ہے اور ناحق پر؟
- اسلام نے مدینہ منورہ میں جو نیا معاشرہ قائم کیا اس میں حمایت و نصرت کی بنیاد ایمان اور ہجرت پر رکھی، نہ کہ کسی طرح کی قبیلائی یا علاقائی عصبیت یا کسی بھی اور عصبیت پر (خاص ہے ترکیب میں قومِ رسولِ ہاشمی)
- اس آیت کریمہ میں یہ اصول مقرر کیا گیا کہ "ولایت" کا تعلق صرف ان مسلمانوں کے درمیان ہوگا جو یا تو دارالاسلام کے باشندے ہوں، یا اگر باہر سے آئیں تو ہجرت کرکے آجائیں۔ باقی رہے وہ مسلمان جو اسلامی ریاست کے حدود ارضی سے باہر ہوں، تو ان کے ساتھ مذہبی اخوت تو ضرور قائم رہے گی، لیکن "ولایت" کا تعلق نہ ہوگا، اور اسی طرح ان مسلمانوں سے بھی یہ تعلق ولایت نہ رہے گا جو ہجرت کرکے نہ آئیں بلکہ دارالکفر کی رعایا ہونے کی حیثیت سے دارالاسلام میں آئیں
- یہ آیتِ کریمہ اسلامی ریاست کا شہریوں سے رشتہ، شہریوں کا ریاست سے اور شہریوں کا آپس میں تعلق....

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ اٰوَوْا وَّنَصَرُوْٓا اُولٰٓئِكَ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ؕ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ يُهَاجِرُوْا مَا لَكُمْ مِّنْ وَّلَايَتِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ حَتّٰى يُهَاجِرُوْا ۚ وَاِنِ اسْتَنْصَرُوْكُمْ فِي الدِّيْنِ فَعَلَيْكُمُ النَّصْرُ اِلَّا عَلٰى قَوْمٍۢ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِّيْثَاقٌ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿۷۲﴾

- اس آیت کریمہ میں بیان کردہ عدمِ ولایت کی بنا پر دارالکفر (دار الحرب) اور دارالاسلام کے مسلمان ایک دوسرے کے ولی نہیں ہو سکتے، ایک دوسرے کے قانونی ولی (Guardian) نہیں بن سکتے، باہم شادی بیاہ نہیں کر سکتے، اور اسلامی حکومت کسی ایسے مسلمان کو اپنے ہاں ذمہ داری کا منصب نہیں دے سکتی جس نے دارالکفر سے شہریت کا تعلق نہ توڑا ہو
- یہ آیت اسلامی حکومت کی خارجی سیاست اور بین الاقوامی تعلقات پر بھی اثر ڈالتی ہے۔ اس کی رو سے اسلامی ریاست کی ذمہ داری ان مسلمانوں تک محدود ہے جو اس کی حدود کے اندر رہتے ہیں۔ باہر کے مسلمانوں کے لیے کسی ذمہ داری کا ذمہ اس کے سر نہیں ہے، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا أَنَا بَرِيءٌ مِنْ كُلِّ مُسْلِمٍ يُقِيمُ بَيْنَ أَظْهُرِ الْمُشْرِكِينَ، میں کسی ایسے مسلمان کی حمایت و حفاظت کا ذمہ دار نہیں ہوں جو مشرکین کے درمیان رہتا ہو (أبو داؤد والترمذي)
- دارالاسلام سے باہر رہنے والے مسلمانوں کو "سیاسی ولایت" کے رشتہ سے خارج قرار دیا گیا لیکن یہی آیت اس بات کی وضاحت کر رہی ہے کہ وہ مسلمان "سیاسی ولایت" کے رشتے سے خارج ہونے کے باوجود "دینی اخوت" کے رشتے سے خارج نہیں، اگر کہیں ان پر ظلم ہو رہا ہو اور وہ اسلامی برادری کے تعلق کی بنا پر دارالاسلام کی حکومت اور اس کے باشندوں سے مدد مانگیں تو ان کا ہے کہ اپنے ان مظلوم بھائیوں کی مدد کریں
- یہی آیت کریمہ مزید وضاحت کرتی ہے کہ ان مظلوم بھائیوں کی مدد کوئی اندھا دھند نہیں کی جائے گی بلکہ بین الاقوامی ذمہ داریوں اور اخلاقی حدود کا پاس ولحاظ رکھتے ہوئے ہی انجام دیا جا سکے گا۔ اگر ظلم کرنے والی قوم سے دارالاسلام کے معاہدانہ تعلقات ہوں تو اس صورت میں مظلوم مسلمانوں کی کوئی ایسی مدد نہیں کی جا سکے گی جو ان تعلقات کی اخلاقی ذمہ داریوں کے خلاف پڑتی ہو۔

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَهَاجَرُوا وَجَاهَدُوا بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنفُسِهِمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَالَّذِينَ آوَوا وَّنَصَرُوا أُولَٰئِكَ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ ۚ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يُهَاجِرُوا مَا لَكُم
مِّن وَلَايَتِهِم مِّن شَيْءٍ حَتَّىٰ يُهَاجِرُوا ۚ وَإِنِ اسْتَنصَرُوكُمْ فِي الدِّينِ فَعَلَيْكُمُ النَّصْرُ إِلَّا عَلَىٰ قَوْمٍ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُم مِّيثَاقٌ ۗ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ﴿٧٢﴾

- اس آیت کریمہ میں اسلامی ریاست نے دوسری قوم (قوموں) سے جو معاہدے (میثاق) کیے ہیں ان کے بارے میں بھی رہنمائی ملتی ہے
- یہاں معلوم ہوتا ہے کہ دارالاسلام کی حکومت نے جو معاہدانہ تعلق کسی غیر مسلم حکومت سے قائم کیے ہوں وہ صرف دو حکومتوں کے تعلق ہی نہیں ہیں بلکہ دو قوموں کے تعلق بھی ہیں اور ان کی اخلاق ذمہ داریوں میں مسلمان حکومت کے ساتھ مسلمان قوم اور اس کے افراد بھی شریک ہیں۔
- اسلامی شریعت اس بات کو قطعاً جائز نہیں رکھتی کہ مسلم حکومت جو معاہدہ کسی ملک یا قوم سے طے کرے اس کی اخلاقی ذمہ داریوں سے مسلمان قوم یا اس کے افراد سبکدوش رہیں۔ البتہ دارالاسلام حکومت کے معاہدات کی پابندیاں صرف ان مسلمانوں پر ہی عائد ہوں گی جو اس حکومت کے دائرہ عمل میں رہتے ہوں اس دائرے سے باہر دنیا کے باقی مسلمان کسی طرح بھی ان ذمہ داریوں میں شریک نہ ہوں گے
- یہی وجہ ہے کہ حدیبیہ میں جو صلح نبی ﷺ نے کفار مکہ سے کی تھی اس کی بنا پر کوئی پابندی حضرت ابو بصیرؓ اور ابو جندلؓ اور ان دوسرے مسلمانوں پر عائد نہیں ہوئی جو دارالاسلام کی رعایا نہ تھے۔

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ؕ اِلَّا تَفْعَلُوْهُ تَكُنْ فِتْنَةٌ فِى الْاَرْضِ وَفَسَادٌ كَبِيْرٌ ﴿۷۳﴾ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا - اور وہ لوگ جنھوں نے کفر کیا

بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ - ان کے بعض, بعض کے کارساز ہیں

اِلَّا تَفْعَلُوْهُ تَكُنْ فِتْنَةٌ - اگر تم نہیں کروگے اس کو تو ہو جائیگا فتنہ

فِى الْاَرْضِ وَفَسَادٌ كَبِيْرٌ - زمین میں اور بڑا فساد

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا - اور وہ لوگ جو ایمان لائے اور ہجرت کی

وَجٰهَدُوْا فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ - اور جہاد کیا اللہ کی راہ میں

وَالَّذِيْنَ اٰوَوْا وَّنَصَرُوْٓا - اور جہاد کیا اللہ کی راہ میں اور مدد کی

اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا - وہ لوگ ہی مومن ہیں سچے

لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ - ان کے لیے مغفرت ہے اور باعزت روزی

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْۢ بَعْدُ وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا مَعَكُمْ فَاُولٰۗىِٕكَ مِنْكُمْ ۭ وَاُولُوا الْاَرْحَامِ بَعْضُهُمْ اَوْلٰى بِبَعْضٍ فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝ۧ (75)

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا - اور وہ لوگ جو ایمان لائے

مِنْۢ بَعْدُ - اس کے بعد

وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا مَعَكُمْ - اور ہجرت کی اور جہاد کیا تمہارے ساتھ (ملکر)

فَاُولٰۗىِٕكَ مِنْكُمْ - تو وہ لوگ تم میں سے ہیں

وَاُولُوا الْاَرْحَامِ - اور رشتوں والے (رشتہ دار)

اَرْحَام - رحم کی جمع

رحم کے رشتے (رشتہ دار)

بَعْضُهُمْ اَوْلٰى بِبَعْضٍ - ایک دوسرے کے زیادہ حقدار ہیں

اَوْلٰى - وَلِیٌّ سے افعل التفضیل کا صیغہ - زیادہ حقدار، زیادہ قریب، زیادہ مستحق

فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ - اللہ کی کتاب میں

اِنَّ اللّٰهَ - بیشک اللہ

بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ - ہر چیز کو خوب جاننے والا ہے

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ۭ اِلَّا تَفْعَلُوْهُ تَكُنْ فِتْنَةٌ فِي الْاَرْضِ وَفَسَادٌ كَبِيْرٌ ﴿٧٣﴾

○ اس آیت

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ؕ اِلَّا تَفْعَلُوْهُ تَكُنْ فِتْنَةٌ فِى الْاَرْضِ وَفَسَادٌ كَبِيْرٌ ؕ۝٧٣ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا فِىْ
سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ اٰوَوْا وَّنَصَرُوْٓا اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا ؕ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّ رِزْقٌ كَرِيْمٌ ۝٧٤ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْۢ بَعْدُ وَهَاجَرُوْا وَ
جٰهَدُوْا مَعَكُمْ فَاُولٰٓئِكَ مِنْكُمْ ؕ وَاُولُوا الْاَرْحَامِ بَعْضُهُمْ اَوْلٰى بِبَعْضٍ فِىْ كِتٰبِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَىْءٍ عَلِيْمٌ ۝٧٥ ع

جو لوگ منکرِ حق ہیں وہ ایک دوسرے کی حمایت کرتے ہیں اگر تم یہ (جہاد) نہ کروگے تو
زمین میں فتنہ اور بڑا فساد برپا ہو گا. جو لوگ ایمان لائے اور جنہوں نے اللہ کی راہ میں گھر
بار چھوڑے اور جدوجہد کی اور جنہوں نے پناہ دی اور مدد کی وہی سچے مومن ہیں ان کے لیے
خطاؤں سے در گزر ہے اور بہترین رزق ہے. اور جو لوگ بعد میں ایمان لائے اور ہجرت کر
کے آگئے اور تمہارے ساتھ مل کر جدوجہد کرنے لگے وہ بھی تم ہی میں شامل ہیں مگر اللہ
کی کتلب میں خون کے رشتہ دار ایک دوسرے کے زیادہ حقدار ہیں، یقیناً اللہ ہر چیز کو جانتا ہے

And those who disbelieve. they are allies of one another; and unless you act likewise. there will be oppression in the world and great corruption. Those who believe and have migrated and strove in the way of Allah, and those who gave them refuge and help - it is they who are the true believers. Theirs shall be forgiveness and honourable sustenance. And those who believed afterwards and migrated and strove along with you: they belong to you. But those related by blood are nearer to one another according to the Book of Allah. Allah has knowledge of everything.

آیات ۶۵ تا ۷۵

جہاد کی فضیلت اور اس کے چند احکام

- ترغیبِ جہاد و قتال کا حکم
- تعداد کی قلّت و کثرت اور اس کی طاقت و قوت کی حقیقت
- غنائم (جنگی قیدیوں) کی غلطی پر مسلمانوں کو تنبیہ (جہاد اسلامی کا اصل مقصد کفر کا زور توڑ نا)
- جنگی حالت میں (بالخصوص) صبر و استقامت کی طاقت اور ضرورت کا بیان
- مال غنیمت کے استعمال کی اجازت
- بدر کے قیدیوں سے اللہ تعالیٰ کا وعدہ
- اسلام کے دستوری قانون کی ایک اہم دفعہ - (دار الحرب اور دار السلام کے مسلمانوں میں دستوری و سیاسی ولایت کا قانون)
- جہاد کی اہمیت (جہاد نہ کرنے سے زمین پر فتنہ و فساد برپا ہوتا ہے)

اضافی مواد

Reference Material